السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی صحابی کو گالی دینے سے انسان کافر ہوجاتا ہے؟ جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ کسی چھوٹے سے چھوٹے صحابی کے اسلام اور مناقب ومحاسن اور اس کی اسلامی مساعی کا انکار نہ صرف اکبر الکبائر گناہ ہے، بلکہ سنی اور شیعہ مجتہدین کے مطابق صحابہ کو سب وشتم کرنا کبیرہ گناہ اور موجب لعنت ہے۔ پہلے چند ایک سنی احادیث اور اقوال پیش خدمت ہیں:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم "لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلاَ نَصِيفَهُ".

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! میرے صحابہ کو گالی نہ دینا (کہ ان کا مقام تو اتنا بلند ہے کہ) اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرے تو صحابہ کے آدھے مد کے برابر بھی نہ ہوگا۔''

صحابہ کے ساتھ بغض رکھنا اور دراصل اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بغض کی فرع ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم "اللَّهَ اللَّهَ فِي أَصْحَابِي اللَّهَ اللَّهَ فِي أَصْحَابِي لاَ تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''میرے بعد صحابہ کو اپنی تنقید کا نشانہ نہ بنانا، جو ان سے محبت کرتا ہے کہ اسے مجھ سے محبت ہے جو ان سے بغض رکھتا ہے تو اس لیے کہ اس کو میری ذات کے ساتھ بغض ہے، جس نے صحابہ کو ایذا پہنچائی تو اس نے مجھے ایذا دی، جس نے مجھے ایذا دی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچائی اور جس نے اللہ کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے نپٹ لے۔''

صحابہ کو گالی دینا باعث لعنت ہے:

عن عطاء قال قال رسول اللہ ﷺ لا تسبوا اصحابي فمن سبهم فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ۔ ہذا مرسل ورجالہ ثقات

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو گالی مت دو اور جس کسی نے ان کا گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔''

تمام صحابہ کرام نہ صرف افضل امت ہیں بلکہ اللہ علیم وخبیر نے اپنے نبی ﷺ کی صحبت ونصرت کے لیے ان کا خود انتخاب فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود صحابہ کے شرف اور مناقب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ أُولَئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا أَفْضَلَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبَرَّهَا قُلُوبًا وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اخْتَارَهُمُ اللَّهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ وَلِإِقَامَةِ دِينِهِ [ص: 68] فَاعْرِفُوا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوهُمْ عَلَى آثَارِهِمْ وَتَمَسَّكُوا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَإِنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ

حضرت ابن مسعود صحابہ سے بعد آنے والوں کو وصیت فرماتے ہیں کہ تم کو فوت شدہ صحابہ کی سنت اور طریقہ کی اقتدا کرنی چاہیے، کیونکہ کوئی زندہ انسان فتنہ کی زد سے باہر نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ساری امت سے افضل لوگ تھے جن کے دل ایمان واخلاص اور تقویٰ سے معمور تھے۔ علم وعمل کی گہرائی میں سب سے آگے تھے اور تکلف نام کی چیز سے ناآشنا تھے۔ یہ وہ مبارک شخصیات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی نصرت اور اقامت دین کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ پس آپ ان کی فضیلت کو پہنچانو اور ان کے علم وعمل کی اتباع کرو اور ممکن حد تک ان کے اخلاق عالیہ اور پاکیزہ سیرتوں کو اپناؤ، کیونکہ وہ ہر صورت رسول اللہ ﷺ کے سچے اور کھرے پیروکار تھے۔

صحابہ کرام کا گستاخ زندیق ہے:

امام ابوزرعہ رازی تصریح فرماتے ہیں:

«اِذَا رَأَیْتَ الرَّجُلَ یَنْتَقِصُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْلَمْ اَنَّهُ زِنْدِیقٌ , وَذٰلِكَ اَنَّ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا حَقٌّ , وَالْقُرْآنَ حَقٌّ , وَاِنَّمَا اَدَّى اِلَیْنَا ہٰذَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَنَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , وَاِنَّمَا یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّجْرَحُوا شُهُوْدَنَا لِیُبْطِلُوا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ , وَالْجَرْحُ بِهِمْ اَوْلٰى وَهُمْ زَنَادِقَةٌ»

کہ جب آپ کسی شخص کوکسی ایک صحابی رسول کی تنقیص (اعتراض اور توہین) کرتے ہوئے دیکھے تو آپ یقین کرلیں کہ وہ بدبخت زندیق (بے دین) ہے کیونکہ ہمارے نزدیک رسول اللہ ﷺ حق ہیں اور قرآن بھی حق ہے ہی نے قرآن وسنت کو ہم تک پہنچایا ہے (اور صحابہ ہی ان دونوں کے شاہد عدل ہیں) اور یہ زندیق لوگ اپنے ناپاک ارادوں سے ہمارے گواہوں (صحابہ) پر جرح کرکے کتاب وسنت کو باطل ثابت کرنا چاہتے اور صحابہ کرام ہیں۔ حالانکہ وہ خود جرح کے بالاولی مستحق ہیں، یہ لوگ بلاشبہ زندیق (بے ایمان) ہیں۔

:کی توقیر اور تعظیم فرض ہے صحابہ

وکلھم عدل إمام فاضل رضی فرض علینا توقیرہم وتعظیمھم وأن نستغفر لھم ونحبھم وتمرۃ یتصدق بھا أحدھم أفضل من صدقۃ أحدنا بما یملک وجلسۃ من الواحد منھم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم أفضل من عبادۃ أحدنا دھرہ کلہ

کی توقیر اور تعظیم فرض ہے اور یہ بھی فرض ہے کہ ہم ان کےلیے استغفار کریں اور ان کے ساتھ محبت رکھیں، ہر ایک صحابی عادل (سچا اور متبع سنت) امت کا نام، صاحب فضیلت اور اللہ تعالی کا پسندیدہ تھا، ہم پر تمام صحابہ ان میں سے کسی ایک صحابی کی ایک صدقہ کی کھجور ہم میں سے کسی ایک کی عمر بھی کی سخاوت سے افضل ہے۔

کی عظمت، شان اور جلالت قدر کا بیان کے متعلق دل میں کدورت اور بغض وعناد رکھنا اکبر الکبائر گناہ، پرلے درجہ کی بدنصیبی اور اکتساب لعنت ہے۔ یہ عام صحابہ کرام ان احادیث شریفہ سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام توان کی عظمت وجلالت کا تو عالم اس سے بھی کہیں زیادہ بالاتر ہے، حتی کہ ان سے محبت وعقیدت مومن کے ایمان کا ثبوت اور ان سے بغض وعناد اور ایمان کا فقدان ہے۔ ہے، رہے حضرت ابوبکر صدیق

تصریح فرماتے ہیں حضرت علی:

«اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَیْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ؟ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، لَا یَجْتَمِعُ حُبِّیْ وَبُغْضُ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فِیْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ

"کہ میری محبت اور ابوبکر اور عمر سے دشمنی ایک ساتھ کسی ایماندار کے دل میں جمع نہیں ہوسکتی ابوبکر اور عمر کے ساتھ دشمنی بے ایمان ہونے کا واضح ثبوت ہے۔"

عن انس مرفوعا حب ابی بکر وعمر ایمان وبغضھما کفر

"کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی محبت عین ایمان اور ان کے ساتھ بغض وعداوت سراسر کفر ہے۔"

قَالَ بعض العلماء: لوقَالَ قائل: إن جمیع الصحابۃ، ماعدا أبا بکرلیست، لَہُ صحبۃ لم یکفر، ولوقَالَ: إن أبا بکر لم یکن صاحب رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کفر، فإن القرآن العزیز قد نطق أَنَّہُ صاحبہ.

کےلیے شرف صحبت کا انکار کرے تو وہ کافر نہیں ہوگا، اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ ابوبکر صاحب رسول ﷺ نہیں، تو یہ شخص کو چھوڑ کر دوسرے تمام صحابہ بعض علمائے کرام نے یہ کہا ہے کہ اگر کوئی شخص حضرت ابوبکر کافر ہوگا کیونکہ قرآن عزیز نے واشگاف الفاظ میں ان کو صاحب رسول ﷺ کہا ہے، جیساکہ سورۃ التوبۃ میں نص جلی ہے:

اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ٤٠ ... سورۃ التوبۃ

"جب وہ (رسول اللہ ﷺ) اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا تو غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

چوں میگفت پیغمبر یار خودرا

اندوہ مخور ان اللہ معنا

طبقات ابن سعد حصہ 3 میں مسلم بن بطین یوں گنگناتے ہیں (4):

انا لعاتب لا ابالک عصیبۃ

علقوا الفری وبروا من الصدیق

سے بیزار ہوگئے۔ اے پدرمردہ ہم اس جماعت کو ملامت کرتے ہیں جنہوں نے کذب وافتراء کو دل میں جگہ دی اور حضرت صدیق

جناب جعفر صادق تصریح فرماتے ہیں (5):

حدثنا سفیان عن جعفر انہ قال حب ابی بکر وعمر ایمان وبغضھما کفر

یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی محبت ایمان اور ان کے متعلق دل میں بغض رکھنا کفر ہے، نیز یہ حوالہ بستان صحابہ ص 28 پر بھی موجود ہے۔

جناب جعفر صادق فرماتے ہیں کہ جو شخص ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا منکر ہے، اس سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ (6)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے بغض رکھا وہ منافق ہے۔ (7)

گستاخ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انجام بد:

ایک بد نصیب حضرات شیخین کو گالیاں بکتا تھا اور لوگوں کے منع کرنے کے باوجود وہ جب باز نہ آیا تو وہ رفع حاجت کے لیے نکلا تو بھڑوں نے اس کو گھیر لیا، اس نے امداد کے لیے پکارا، لوگ جب اس کی مدد کو نکلنے تو بھڑوں نے امداد کرنے والوں پر بھی حملہ کر دیا۔ لہذا لوگوں نے اس کی مدد ترک کر دی اور بھڑوں نے اس کو کاٹ کھایا۔

خلاصہ یہ کہ حضرت ابوبکر صدیق سے بغض وعداوت رکھنے والا پرلے درجہ کا بدنصیب اور ایمان سے محروم اور اپنے اس باطل عقیدہ کی بنا پر اسلام سے خارج اور بدانجام ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص216

محدث فتویٰ